بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳	۳ ماہ نبوت ۱۳۲۴ھش	۲۷ ذیقعدہ ۱۳۶۴ھ	۳ نومبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۵۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا۔ نماز مغرب سے نماز عشاء تک مجلس میں بھی رونق افروز ہوئے
حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سردرد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا بخار تو ٹوٹ گیا ہے۔ لیکن ابھی کمزوری ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

افسوس میر عبد الرشید صاحب ڈار کلرک۔ دفتر محاسب صرف ایک دن بیمار رہ کر قریباً ۱۸ سال کی عمر میں نور ہسپتال میں آج فوت ہو گئے۔ بعد نماز عشاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

NATIONAL ... CERTIFICATE ... GURDASPUR

خدا تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ایک تازہ نشان

فلسطین میں یہود کو بسانے کے خلاف رَو

(از ایڈیٹر)

خدا تعالےٰ جب کوئی رَو چلانا چاہتا ہے۔ تو اس کے متعلق اپنے ایک محبوب بندہ کے دل میں تحریک پیدا کرتا۔ اور پھر اس کے مونہہ سے وہ بات نکلواتا ہے۔ اس طرح وہ رَو دُنیا میں چل پڑتی ہے۔ اس کی تازہ مثال کے طور پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ بنصرہ العزیز کے وہ ملفوظات پیش کئے جاتے ہیں جو حضور نے ۲۶ر اکتوبر کو بعد نماز مغرب مجلس عام میں فرمائے۔ اور ۳۱ر اکتوبر کے "الفضل" میں "سر زمین فلسطین کے متعلق قرآن کریم کی پیشگوئی جو موجودہ زمانہ میں پوری ہو رہی ہے" کے عنوان سے شائع ہوئے۔

حضور نے سورہ صٓ کی ان آیات کے متعلق جن میں دو شخصوں کے جھگڑے کا ذکر بطور مثال ہے فرمایا۔ کل (۲۵ر اکتوبر ۱۹۴۵ء) جبکہ میں نماز پڑھا رہا تھا۔ یہ آیات میرے قلب پر نازل ہوئیں۔ اور بتایا گیا۔ کہ ان میں موجودہ زمانہ کے متعلق پیشگوئی ہے۔ پھر اس پیشگوئی کو فلسطین میں یہود کو آباد کرانے کے جھگڑے پر چسپاں کرتے ہوئے فرمایا۔

"ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ فلسطین کے متعلق عیسائی اور یہودی مسلمانوں سے یہ کہیں گے۔ کہ یہ بھی ہمیں دے دو۔ چنانچہ اب صدر ٹرومین تاریں دے رہے ہیں۔ کہ یہود کو فلسطین میں آباد ہونے دیا جائے۔ وہ خود ۵۱ لاکھ مربع میل کے ملک پر قابض ہیں۔ مگر اپنے ہاں یہودیوں کو آباد نہیں ہونے دیتے اور فلسطین کے علاقہ میں جو بیس پچیس ہزار یا زیادہ سے زیادہ پچاس ہزار مربع میل سمجھ لو اور اس طرح ممکن ہے۔ کہ ننانوے اور ایک کی نسبت ہی ہو۔ (جس کا ذکر سورہ صٓ کی ان آیات میں ہے) وہاں آباد کرنے پر زور دے رہے ہیں۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ یہودی ہمارے ہاں آ بسیں۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ یہود کو فلسطین میں داخل ہونے دو۔ ورنہ بیچارے یہود کہاں جائیں۔ یہ کہتے ہوئے شرم بھی نہیں آتی۔ اور دنیا میں سے کوئی نہیں پوچھتا۔ کہ ننانوے گنے زیادہ علاقہ رکھتے ہوئے امریکہ ننانوے گنے زیادہ علاقہ رکھتے ہوئے آسٹریلیا اور ننانوے گنے زیادہ علاقہ کی کالونیز رکھتے ہوئے انگریز کیوں یہود کو اپنے ممالک میں بسانے کے لئے تیار نہیں۔"

گویا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی زبان پر وہ الفاظ جاری کئے جو اس رَو کے متعلق تھے جو جلد ہی جاری ہونیوالی تھی اور جو یہ ہے کہ وہ حکومتیں جو فلسطین کی نسبت ننانوے گنے زیادہ علاقہ رکھتی ہیں۔ ان سے پوچھا جائے۔ کہ تم کیوں یہود کو اپنے ممالک میں بسانے کے لئے تیار نہیں؟ جب تک یہ الفاظ حضور کے مونہہ سے نہ نکلے۔ اس وقت تک اس قسم کی کوئی آواز دنیا میں کسی جگہ سے بلند نہ ہوئی۔ لیکن ادھر حضور نے یہ فرمایا۔ اور ادھر امریکہ سے جو سب سے زیادہ یہودیوں کو فلسطین میں بسانے پر زور دے رہا ہے۔ یہ آواز اٹھی۔ اور بعینہٖ وہی سوال امریکہ کی حکومت سے پوچھا جانے لگا۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ کے مونہہ سے خدا تعالےٰ کی خاص تحریک کے ماتحت نکلا۔ چنانچہ یہ تحریک پھیلنے لگی ہے۔ کہ صدر ٹرومین یہود کو فلسطین میں آباد نہ کریں۔ اور یہ کہ یہود کو امریکہ میں آباد کیوں نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ نیویارک سے ۲۹ر اکتوبر کو یہ خبر دنیا کے اخبارات میں شائع ہونے کے لئے بھیجی گئی۔ کہ "امریکن سینٹ کے ایک ڈیموکریٹک ممبر مسٹر جوزف بیل نے مسٹر جیمز برنز وزیر خارجہ کو لکھا ہے کہ امریکہ کو فلسطین کے مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں۔ اور یہ کہ وہ فلسطین میں یہود ریاست قائم کرنے کے متعلق امریکن گورنمنٹ کی کوششوں کے خلاف سینٹ میں مخالفت کریں گے۔ انہوں نے لکھا میں یہ بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ امریکہ کو فلسطین میں کسی قسم کی ریاست قائم کرنے کے سلسلہ میں کوئی سروکار نہیں۔ اگر ہم نے فلسطین میں یہود ریاست بنانے کا ارادہ کیا تو ہمیں ان تمام طاقتوں سے اس ریاست کی حفاظت کرنی پڑے گی۔ جو اسکے قیام کے خلاف ہیں"۔

یہ تحریک تو امریکہ سے شروع ہوئی ہے۔ جو فلسطین میں یہودیوں کو آباد کرنے کے متعلق سب سے زیادہ زور دے رہا ہے۔ ایک اور تحریک جس کی اطلاع ۲۹ر اکتوبر کو لنڈن سے شائع ہوئی ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کے خلاف نیوز آف ورلڈ کے نامہ نگار نے یروشلم سے شروع کی ہے۔ چنانچہ نامہ نگار کے جو الفاظ اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ ان کا ترجمہ یہ ہے۔

"فلسطین میں یہودیوں کی ریاست بنانے سے برطانیہ کو وہ تمام اڈے حاصل ہو جائیں گے۔ جن کی اسے ضرورت ہے۔ اور جن کی مدد سے وہ نہر سویز کا محافظ بن سکتا ہے۔ اس صورت میں فلسطین کے برطانوی نو آبادی بن جانے کا بھی امکان ہے۔ اس کے برعکس اگر ۱۹۳۹ء کے قرطاس ابیض پر عمل کیا گیا۔ تو اس صورت میں یہودی اپنے مستقبل کو عربوں کے مستقبل سے وابستہ کر دینگے۔ اور وہ اہل برطانیہ کو سارے مشرق وسطیٰ اور ہندوستان سے بھی مار نکالنے کے لئے راہنمائی کرینگے۔ فلسطین کے مسئلہ کے متعلق نہ صرف برطانیہ اور امریکہ کے تمام لوگوں کو گمراہ کیا گیا ہے۔ بلکہ ذمہ دار افسروں کو بھی۔ فلسطین کے صحراؤں میں یورپ کے ہر ایک یہودی کو آباد کرنے کے لئے کونسی دلیل دی جا رہی ہے۔ اگر امریکہ میں رہنے والے دس یہود کنبوں میں سے ایک کنبہ کو ایک یہودی کو پناہ دینے کی اجازت دے دی جائے۔ تو ایک لاکھ یہودیوں کے متعلق صدر ٹرومین کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ یہودی کنبے پناہ دینے

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

سے انکار نہ کریگی۔ صدر ٹرومین کو امریکہ میں یہودیوں کے داخلہ پر سے پابندیاں دور کر دینی چاہئیں۔ ہر ایک اتحادی ملک اپنی طاقت کے مطابق یہودیوں کو داخلہ کے اجازت نامے دے۔" یہ خبریں شائع کرتے ہوئے اخبار "شہباز" نے یہ عنوان رکھا ہے۔ کہ "یہودیوں کو امریکہ میں آباد کیوں نہیں کیا جاتا"۔ گویا ایک طرف تو خدا تعالیٰ نے مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں یہ الفاظ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منہ سے نکلوائے اور دوسری طرف معاً اُن کی گونج ساری دنیا میں سنائی دینے لگی۔ دراصل یہ خدا تعالیٰ کے زندہ ہونے کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ جب تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منہ سے خدائی تحریک کے ماتحت فلسطین کے متعلق اس قسم کے الفاظ نہ نکلے اس وقت تک کسی طرف سے اس قسم کی تحریک کے متعلق کوئی آواز نہ اٹھی۔ حالانکہ یہ قضیہ دیر سے چلا آرہا ہے اور اس نے بڑی بڑی سلطنتوں میں بڑی تشویش پیدا کر رکھی ہے۔ لیکن جب فلسطین میں یہود کو جانے پر زور دینے والوں کے خلاف آواز اٹھانے کا وقت آیا۔ تو خدا تعالیٰ نے اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل میں یہ تحریک پیدا فرمائی اور اسکے بعد دنیا میں اسکے پھیلنے کے سامان ہونے لگے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ریاست کمارا (افریقہ) کا رئیس منتخب ہونے کیلئے درخواست دعا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ریاست کمارا (افریقہ) میں رئیس کا انتخاب ہونے والا ہے۔ اس کے لئے ایک احمدی دوست سعید صاحب امیدوار ہیں۔ اس علاقہ میں احمدی احباب کو تکالیف رہتی ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو انتخاب میں کامیابی عطا فرمائے۔

مکرم مولوی نور احمد صاحب منیر بخیریت بغداد پہنچ گئے

بغداد ۳۱ اکتوبر برادر عبد اللطیف صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ مولوی نور احمد صاحب منیر مبلغ بفضلہ تعالیٰ بغداد بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کی ہمدردی کا شکریہ

میری لڑکی قدسیہ بیگم مرحومہ کی وفات پر احباب کی طرف سے بڑی کثرت کے ساتھ ہمدردی کے تار اور خطوط موصول ہوئے ہیں۔ چونکہ فرداً فرداً خطوں کے ذریعہ جواب دینا مشکل ہے۔ لہٰذا میں اس نوٹ کے ذریعہ ایسے جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس ہمدردی کی جزائے خیر دے اور ہمارا اور ان کا اور سب کا حافظ و ناصر ہو آمین۔ خاکسار مرزا رشید احمد قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت اہم ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲ نومبر کے خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے۔ کہ وہ احمدی تجار و صناع جنہوں نے وقف نمبر ۲ میں اپنے نام پیش کئے ہیں ان کے متعلق سکیم تیار کی جارہی ہے۔ بعض تجارتوں اور صنعتوں کے متعلق مخصوص مقامی حالات جن کا علم حاصل کرنا ضروری ہے معلوم کئے جارہے ہیں۔ حضور نے یہ بھی اعلان فرمایا ہے۔ کہ پہلے بمبئی میں اس غرض کے لئے ایجنسی کھولی جائیگی۔ جہاں فی الحال تین واقفین تجارت بھجوائے جائینگے۔ جو ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد دوسری جگہوں پر یعنی کلکتہ۔ مدراس۔ کراچی وغیرہ متعین کئے جائینگے۔ اس لئے واقفین تجارت کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ انتظار کرنا چاہیئے۔ انشاء اللہ سکیم کے مکمل ہونے پر ان کو کام پر لگایا جائیگا۔

اسی ضمن میں حضور نے صناعوں کو تحریک فرمائی ہے۔ کہ وہ اپنی مصنوعات کے نمونہ جات مرکز میں بھجوائیں۔ تاکہ یہ نمونے ایجنسیوں میں بھیج کر ان کے لئے منڈی تیار ہو سکے۔ اس کی طرف صناعوں اور کارخانہ داروں کو توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ابھی ابتدا میں مرکز اپنے اوپر نمونے خریدنے کا بار نہیں لے سکتا۔

(ناظم تجارت)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی مجلس علم و عرفان

قادیان ۲ نومبر آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے مسند پر تشریف رکھنے کے معاً بعد احباب کو انسداد ہیضہ کی تدابیر کے اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ گزشتہ چند روز میں چار کیس قادیان میں ہو چکے ہیں دو ہندوؤں کے ہاں اور دو ہمارے ہاں۔ غذا میں احتیاط رکھنے کا بھی ارشاد فرمایا۔ اور ہدایت فرمائی۔ کہ نور ہسپتال میں ایک آدھ دن میں ٹیکہ کی دوا منگوائی جارہی ہے احباب ٹیکہ لگوائیں اس سے بالعموم فائدہ ہوتا ہے۔ اور ستر اسی فیصدی حفاظت ہو جاتی ہے۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بھی بعض ادویہ کا تذکرہ کیا حضور نے ہومیوپیتھی طریقہ کی بعض دواؤں کے مرض ہیضہ میں فائدہ مند ہونے کا ذکر فرمایا۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ دنیا میں باتوں سے کچھ نہیں بنتا کام تو کام کرنے سے ہی ہوتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں ایک بڑا مرض باتیں کرنا ہے لوگ جذبات کی رو میں انتہائی طور پر بہہ جاتے ہیں۔ باتیں کرنے میں حد کر دینگے۔ لیکن عمل کے وقت گھر میں بیٹھ رہینگے۔ ان کا جوش فٹ بال کی ہوا کی طرح باتوں میں ہی ختم ہو جاتا ہے۔ ہماری جماعت میں یہ مرض نہ ہونا چاہیئے۔ پھر حضور نے تحریک وقف میں نام دینے والوں میں سے بعض کی کمزوری کا ذکر فرمایا اور کہا کہ جب کھول کر سمجھا دیا گیا ہے۔ کہ زندگی وقف کرنے والے دین کی خاطر ہر کام کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ دین کا کام ایک عمارت سے مشابہ ہے جس میں تمام ضروریات کے پیش نظر کام کرنا پڑتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بعض نوجوان پھر بھی کام کے وقت پیٹھ دکھا جاتے ہیں میدان جنگ میں جانے والوں میں یہ کمزوری سخت تکلیف دہ ہے۔ ایسے بھگوڑوں کو سزا دینا ضروری ہے۔ تا قوم میں غیرت باقی رہے۔ حضرت ابوبکر رضؓ نے لشکر مسیلمہ کے مقابلہ میں کمزوری دکھانے والوں کے سرداروں کا مدینہ میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا تھا۔

اس کے بعد حضور نے اس کمزوری کی طرف بھی توجہ دلائی کہ بعض نوجوان وقف کرنا چاہتے ہیں مگر ان کے ماں باپ کہتے ہیں کہ اس طرح تم سلسلہ پر بار ہو گے بہتر ہے۔ کہ تم ملازمت کرو اور چندہ دیکر مدد کرو۔ حضور نے فرمایا۔ یہ بھی شیطانی وسوسہ ہے۔ کیا دین کے سارے کام چندہ سے چل سکتے ہیں۔ جہاں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ وہاں صرف روپیہ دے دینا کافی نہ ہوگا۔ حضور نے احمدی جماعت کے معیار قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دس ہزار احمدی صف میں کھڑے ہوں اگر ان پر گولی چلے تو ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بھاگے بلکہ ان کی لاشیں ہی اٹھیں۔ فرمایا کہ اس معیار والی قومیں ہی دنیا پر غالب آیا کرتی ہیں۔ پھر حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے سیاسی حقوق کے حصول کے لئے جدوجہد اور اس کے صحیح طریق کا ذکر فرمایا۔ ووٹوں کی نئی درخواستوں پر بارہ آنہ کے کورٹ فیس کو حضور نے ناجائز قرار دیا لیکن بایں ہمہ کسی شخص کو اپنے حق کے لینے سے اس لئے گریز نہ کرنا چاہیئے کہ اسے بارہ آنے خرچ کرنے پڑینگے۔ اس سلسلہ میں حضور نے آزاد اقوام کی بہت سی دلچسپ مثالیں بیان فرمائیں اور پھر نہایت درد سے فرمایا کہ اگر ہندوستان کے دس کروڑ مسلمان آزاد ہوتے اور پھر منظم بھی۔ تو آج فلسطین میں یہود کے داخلہ پر ان کے احتجاج کو نہ امریکہ رد کر سکتا اور نہ انگلستان۔ ہم فلسطین میں یہود کے بسانے پر حجاز کے قرب کے باعث ناراض ہیں کیونکہ یہود کا وجود اس طرح جزیرہ عرب کے لئے دائمی فتنہ کا موجب بن سکتا ہے۔ آج ہندوستانی آواز کی وقعت اسی لئے نہیں ہے۔ کہ ہندوستان آزاد نہیں۔ ملک اور اسلام کی شوکت کے لئے آزادی کا حصول ضروری ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہمارا کانگرس سے اختلاف آزادی کے حصول میں نہ تھا اور نہ ہے۔ بلکہ ناجائز ذرائع کے اختیار کرنے میں تھا۔ اور ہے۔

اڑیسہ کے ایک دوست اور ضلع لائلپور کے ایک فوجی دوست نے مختصراً اپنے حالات حضور کی خدمت میں پیش کئے اور درخواست دعا کی۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

درخواست دعا یادگیر۔ یکم نومبر بذریعہ تار درخواست کی گئی ہے کہ جناب سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی اور انکی اہلیہ محترمہ اور اسمٰعیل صاحب وکیل کی حج سے بخیریت واپسی کے لئے دعا کی جائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیئے

از صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کلکتہ

اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے ایک طرف روحانی طور پر صاف رہنے کی تلقین کی ہے۔ اور دوسری طرف اس نے جسمانی اور ظاہری صفائی پر بھی بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔ الطهور شطر الایمان یعنی صفائی ایمان کا ایک حصہ ہے۔ اسی طرح مختلف احکام کے ذریعہ مثلاً پانچ وقت وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔ جمعہ کے دن نہانے کی تاکید کرنے اور مسواک کرنے پر زور دینے اور راستوں وغیرہ کی صفائی کے متعلق احکام جاری کرنے سے مسلمانوں کو جسمانی صفائی کے بارے میں بہت ہی تاکید کی ہے۔ چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اتقوا الملاعن الثلاثة البراز فی الموارد و قارعة الطریق والظل۔ یعنی تین قسم کی لعنت سے ڈرو۔ یعنی پانی جیسا کہ چشمے وغیرہ۔ سڑکوں اور سایہ میں پاخانہ وغیرہ کرنے سے۔ ایسی جگہ پر رفع حاجت کرنا یا کسی اور قسم کا گند پھینکنا یقینی طور پر لعنت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی جو سزا رکھی ہے وہ تو ہے ہی۔ اس کے علاوہ جو شخص بھی اس جگہ سے گزریگا۔ وہ بھی ضرور ایسے شخص کو گالی دیگا اور برا بھلا کہے گا۔ کیونکہ پانی ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اس کے بغیر زندہ رہنا ممکن ہی نہیں۔ ہندوستان میں پانی کی اس قدر قلت نہیں۔ نہ عرب میں تھی۔ اس لئے یہاں کے لوگوں کو اس کے بارے میں زیادہ احساس نہیں۔ مگر دوسرے ممالک میں مثلاً عرب و افریقہ وغیرہ وہاں تو گدلے سے گدلے پانی کو بھی لوگ خدا کی نعمت قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ میلوں میل پانی کا ملنا ناممکن ہوتا ہے۔ اور وہی تھوڑا بہت گدلا پانی لوگوں اور جانوروں کی زندگی کا باعث ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ایسے پانی کے قریب یا پانی کے اندر اس قسم کی حرکت کرتا ہے تو وہ ضرور لعنت مول لیتا ہے۔ کیونکہ اس نے مخلوق خدا کی زندگی کے ایک ذریعہ کو خراب کیا اسی طرح سایہ دار جگہ بھی ایسی چیز ہے۔ کہ جہاں تھکے ماندے مسافر تھوڑی دیر ستانے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں۔ اس جگہ کو اگر کوئی گندہ کرتا ہے۔ تو وہ بھی بلاشبہ بہت بڑے جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔ اسی طرح سڑکیں بھی لوگوں کی گزرگاہیں ہیں۔ اور اس گند کا وہاں ڈالنا بھی اللہ تعالےٰ کے سامنے اپنے آپ کو مجرم بنانا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے۔ الایمان بضعٌ وسبعون او بضعٌ وستون شعبة فافضلها قول لا الہ الا اللہ وادناها اماطة الاذی عن الطریق۔ کہ ایمان کی ستر یا ساٹھ شاخیں ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ اچھی بات لا الہ الا اللہ کہنا اور راستہ میں سے کسی بری چیز کا ہٹانا بھی اس کا ایک جزو ہے گو ہے سب سے چھوٹا۔ پس جہاں آپ نے یہ فرمایا۔ کہ راستہ میں گند پھینک کر لعنت مول نہ لی جائے۔ وہاں اگر ایسی چیزیں پڑی ہوں۔ تو ان کو ہٹانے کی تلقین فرمائی۔ مگر آجکل ہندوستان میں خواہ مسلمانوں کے گاؤں ہوں۔ یا غیر مذاہب کے لوگوں کے ان میں اس بات کا خیال بالکل نہیں رکھا جاتا رفع حاجت کرنی ہو۔ تو بجائے اس کے کہ کہیں دور جا کر کریں نزدیک ترین جگہ پر جہاں ایک آدھ فٹ کی اوٹ نظر آئی بیٹھ گئے۔ حالانکہ احادیث سے یہی پتہ لگتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آبادی سے بہت دور جا کر رفع حاجت کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ ہر قسم کا گند پھینکتے وقت بھی کبھی خیال نہیں کیا جاتا۔ کہ یہ راستہ ہے یا سایہ دار جگہ یا پانی ہے۔ بعض لوگ تو اپنے گھر کی دیوار کے اوپر سے غلاظت باہر پھینک دیتے ہیں۔ اور اس بات کا بھی خیال نہیں کیا جاتا۔ کہ عین ممکن ہے۔ کہ یہ گند کسی راستے میں گزرنے والے پر جا پڑے۔ اسی طرح گندے پانی کی نالی سڑک میں چھوڑ دیتے ہیں۔ خواہ وہ پانی بہت لوگوں کے لئے مصیبت بنے۔ مگر ان کے گھر سے نکل جائے۔ ایسے لوگ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ان احکام کی سخت خلاف ورزی کرتے ہیں۔ جو آپ نے اس بارہ میں فرمائے۔ اسی طرح ایک اور طریق سے بھی اس حکم کی خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ بچوں کو جب انہوں نے پاخانہ وغیرہ کرنا ہو گھر سے باہر نکال دیتے ہیں۔ اور وہ عین سڑک کے درمیان بیٹھ کر یہ کام کرتے ہیں۔ بعض تو ان میں سے دہلیز کو چھوڑنا بھی پسند نہیں کرتے۔ بہت دفعہ دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ تین چار بچے بیٹھے باتیں بھی کر رہے ہیں۔ اور پاخانہ بھی۔ اس سے جہاں ان کو بے شرمی کی عادت پڑتی ہے۔ وہاں اس بری عادت میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کہ بڑے ہو کر ان کو اس بات کا کبھی خیال نہیں آتا۔ کہ یہ بھی گناہ ہے اور لعنت کا موجب۔ اس سلسلہ میں یہ بات بہت افسوس کے قابل ہے کہ بعض لوگوں نے احمدیت قبول کر کے بھی اس بات کو نہیں سمجھا۔ اور ان کی لاعلمی اور پرانی عادت کی وجہ سے قادیان میں بھی اس قسم کی باتیں دیکھنے میں آجاتی ہیں۔ اگر ہم نے احمدیت اور حقیقی اسلام کو مان کر بھی ان بری عادات کو نہ چھوڑا۔ تو یہ بہت ہی قابل افسوس بات ہوگی۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں چونکہ دیہاتی طبقہ بہت آتا ہے۔ اور ان کو ابھی تک اس حکم کی اہمیت معلوم نہیں۔ اس لئے اس بری عادت کا مظاہرہ ان دنوں بہت دیکھنے میں آتا ہے۔ اور باوجود منع کرنے کے بہت سے لوگ ایسی جگہ پاخانہ پیشاب کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ جو ایک تو پردہ کی جگہ نہیں ہوتی۔ اور وہاں سے لوگ گزرتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کے چلنے پھرنے یا بیٹھنے کے قریب ہوتی ہے۔ اور چونکہ ان دنوں بہت سے غیر ممالک یا شہروں کے لوگ بھی آتے ہیں۔ اس لئے وہ برا اثر لے کر جاتے ہیں۔ اور چند لوگوں کی ناواقفیت کی وجہ سے سب جماعت بدنام ہوتی ہے۔ پس اس بات کا ایسی جماعتوں کو اور دیہاتی جماعتوں کو خصوصاً خیال رکھنا چاہیئے

مولوی ثناء اللہ صاحب کی سچی گواہی اور انکی واقفیت کا نمونہ

مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیشہ کہا کرتے ہیں۔ کہ احمدیہ لٹریچر سے جتنا میں واقف ہوں۔ اتنا کوئی احمدی بھی واقف نہیں۔ لیکن اہلحدیث کے تازہ پرچہ کا مندرجہ ذیل اقتباس آپ کے اس دعوے کی قلعی کھول رہا ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"قادیان میں وہی قانون جاری ہے۔ جو قرآن مجید میں مذکور ہے ما یلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید (جو لفظ بھی انسان بولتا ہے کاتب قدرت اس کو ضبط کر لیتا ہے۔) قادیان میں اس قانون پر یوں عمل ہوتا تھا۔ اور اب بھی ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کلاں کا ہر قول و فعل ضبط تحریر میں آجاتا تھا۔ یہاں تک کہ آپ جنگل میں سیر کو جاتے۔ تو بھی کراماً کاتبین ساتھ ہوتے چنانچہ ان ملفوظات کا مجموعہ کتاب "تذکرہ" کی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔" (اہلحدیث ۲ نومبر ۴۵ء)

اگر مولوی صاحب نے تذکرہ پڑھا ہوتا۔ تو یہ کبھی نہ لکھتے کہ وہ ان ملفوظات کا مجموعہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنگل میں سیر کو جاتے ہوئے فرماتے تھے۔ تذکرہ ملفوظات کا مجموعہ نہیں بلکہ الہامات۔ کشوف اور رویا کا مجموعہ ہے۔ ہاں مولوی صاحب یہ عذر کر سکتے ہیں۔ کہ بوجہ پیری ان کا حافظہ اب کمزور ہو چکا ہے۔ اس لئے ان سے غلطی ہو گئی۔ مولوی صاحب نے قادیان میں قانون۔ قرآن پاک پر عمل کا جو ذکر فرمایا ہے۔ وہ سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ثبوت اور اس کے پاک بانی علیہ السلام اور موجودہ امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے راستباز ہونے پر مہر تصدیق ہے۔ کیونکہ کاذب کو کب جرأت ہے کہ اپنے ہر قول و عمل کو دنیا کے سامنے اس طرح پیش کرے۔ دراصل یہ الفضل ما شهدت به الاعداء کا ثبوت ہے۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری

احباب جماعت کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ ایک ایسا مجموعہ اعتراضات جمع کرنا چاہتا ہے۔ جو عموماً مخالفین اسلام و سلسلہ احمدیہ کی طرف سے احمدیوں پر کئے جاتے ہیں۔ پس احباب کرام اس امر میں ہماری امداد فرمائیں۔ اور جلد از جلد ہر قسم کے اعتراضات جو غیر مسلموں و غیر احمدیوں کی طرف سے ہوتے ہیں۔ تحریر فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کا ایک تازہ خطبہ جمعہ

حقائق اور واقعات پر پردہ ڈالنے کی افسوسناک کوشش

(قسط ۲)

تعریف نبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبدیلیٔ عقیدہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مباہلہ پر آمادہ پا کر جناب مولوی محمد علی صاحب نے اب پھر دلائل کی طرف رخ کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے خطبہ میں بڑے زور سے اور بار بار چیلنج کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبدیلیٔ عقیدہ کے ثبوت میں کوئی حوالہ پیش کرو۔ زیادہ نہیں احمدی لٹریچر سے ایک سطر ہی نکال کر دکھاؤ۔

عجیب نفسیاتی کیفیت

مگر مولوی صاحب کی حالت بھی عجیب ہے۔ جب دلائل کے میدان میں عاجز آجاتے ہیں۔ تو مباہلہ کی طرح ڈال دیتے ہیں۔ اور جب مباہلہ کے میدان میں بے بس ہو جاتے ہیں۔ تو پھر دلائل کی طرف رجوع کر لیتے ہیں۔ جناب مولوی صاحب کی یہ عجیب نفسیاتی کیفیت ابتدائے اختلاف سے آجتک آپ کے کردار کی نمایاں خصوصیت رہی ہے۔ کسی ایک بات پر جم کر کھڑے نہیں ہوتے۔ کبھی مباحثہ کا چیلنج دیتے ہیں جب اسے منظور کر لیا جاتا ہے۔ تو کوئی نہ کوئی بہانہ پیش کر کے اسے ٹال جاتے ہیں۔ اور پھر مباہلہ کا چیلنج دیدیتے ہیں۔ جب اسے منظور کر لیا جاتا ہے تو اسمیں کوئی نئی پخ نکال کر اسے بھی چھوڑ دیتے ہیں اور پھر حلف کا مطالبہ پیش کر دیتے ہیں۔ اور جب یہ مطالبہ مان لیا جاتا ہے تو پھر پہلی حالت یعنی دلائل کی طرف عود کر آتے ہیں۔ غرض یہ ایک عجیب چکر ہے جسمیں جناب مولوی صاحب گرفتار ہیں۔ اور اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ پہلے ہی دن سے غلط بنیاد پر کھڑے ہیں جسے قرار نہیں۔ اس لئے مجبوراً ان کو پہلو اور چالیں بدلنی پڑتی ہیں۔ چنانچہ دیکھ لیجئے اب مباہلہ کی گفتگو کرتے کرتے اسے بیچ میں ہی چھوڑ کر یک دم پھر دلائل کی طرف آگئے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کا مطالبہ

تبدیلیٔ عقیدہ کے ثبوت میں جناب مولوی صاحب نے احمدی لٹریچر سے صرف ایک سطر ہی نکال کر دکھانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مگر ہم ان کو احمدی لٹریچر میں سے کسی اور شخص کی نہیں بلکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر دکھاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریمؑ سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹-۱۵۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ الفاظ ایک معترض کے اس اعتراض کے جواب میں تحریر فرمائے ہیں کہ تریاق القلوب میں تو حضور نے حضرت مسیح علیہ السلام پر جزئی فضیلت کا دعویٰ کیا تھا۔ جو غیر نبی کو نبی پر بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن ریویو جلد اول میں اپنے تئیں حضرت مسیحؑ سے تمام شان میں بڑھ کر لکھا ہے۔ اس جواب سے صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ پہلے حضور کا عقیدہ نبوت کے بارے میں کچھ اور تھا۔ لیکن ریویو جلد اول میں مذکورہ بالا دعویٰ کرنے کے وقت آپ کا یہ عقیدہ تبدیل ہو چکا تھا۔ اس عبارت میں "اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا" کے الفاظ بطور نص صریح تبدیلیٔ عقیدہ کو ظاہر کر رہے ہیں۔

یہ الفاظ جناب مولوی محمد علی صاحب کے سامنے پہلے بھی بارہا پیش کئے جا چکے ہیں۔ اور یہ نہیں کہ انہیں مذکورہ بالا مطالبہ پیش کرتے وقت یہ الفاظ یاد نہ تھے۔ خوب یاد تھے۔ پھر انہوں نے یہ مطالبہ کیوں کیا؟ صاف ظاہر ہے۔ کہ ان کا مقصد میدان مباہلہ سے لوگوں کی توجہ ہٹا کر پھر دلائل کے میدان میں لے آنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ کیونکہ مباہلہ کا میدان بہت تنگ اور جلد فیصلہ کر دینے والا ہے۔ لیکن دلائل کا میدان بہت وسیع ہے۔ جس میں ایک ماہر وکیل کے لئے بڑی گنجائش ہے۔ لیکن ہم جناب مولوی صاحب کو چھوڑینگے نہیں۔ بلکہ ان کا چیلنج مباہلہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اس کی منظوری کو بار بار ان کے سامنے پیش کرتے رہینگے۔ اور ان سے مطالبہ کرتے جائینگے۔ کہ وہ اپنے چیلنج پر قائم رہیں۔ اور مباہلہ کر کے لوگوں کو حق و باطل میں فرق کرنے کا موقعہ دیں۔

صریح خلاف بیانی

جناب مولوی صاحب نے پہلے بھی کہا تھا اور اب پھر فرمایا ہے۔ کہ "میاں صاحب" خود تو خاموش ہیں اور بچوں کو نکال کر سامنے کرتے ہیں۔ وہ بچے کیا جانیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کیا تھے اور انہوں نے کیا فرمایا اور اصل حالات کیا ہیں"۔

یہ الفاظ اپنے اندر کتنی سچائی رکھتے ہیں اور کتنی معقولیت۔ اس کا فیصلہ حالات سے آگاہ ہر شخص خود کر سکتا ہے۔ ہم ابھی دکھا چکے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز صاف لفظوں میں یہ اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبدیلیٔ عقیدہ پر مباہلہ کرنے کو تیار ہوں۔ مگر جناب مولوی محمد علی صاحب اپنے ہم خیالوں کو یہ بتا کر اپنی بہادری کا قائل کرنا چاہتے ہیں کہ گویا آپ تو میدان میں کھڑے للکار رہے ہیں۔ مگر "میاں صاحب" اب سامنے نہیں آتے۔ بلکہ ان کے مقابلہ میں لاجواب ہو کر خاموش ہیں۔ اسے جناب مولوی صاحب کی خلاف بیانی نہیں تو اور کیا کہا جائے؟

یہ سچ ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جناب مولوی صاحب کی طرح نہ پانی بلونے کے عادی ہیں اور نہ اسکی ضرورت سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ کہ حضور نے آپ کی طرف سے پیش کردہ کسی معقول بات کے جواب میں کبھی خاموشی اختیار کر لی یہ دعویٰ حقیقت سے اتنا ہی دور ہے جتنا آفتاب نصف النہار کے متعلق یہ کہنا کہ سورج چڑھا ہوا نہیں بلکہ رات ہے۔ اصل معاملہ کے متعلق حضور کی ایک بار کی تصریح جناب مولوی صاحب کے بہت سے خطبات کے جواب میں کافی ہو جاتی ہے۔ آجتک جناب مولوی صاحب کا کوئی ایسا مطالبہ نہیں جس کا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے معقول حد تک جواب نہ دے دیا ہو۔ بعض ضمنی امور کا مسکت جواب حضور کے خدام کی طرف سے دے دیا جاتا ہے۔ کیونکہ ادہر اُنْظُرْ اِلٰی مَا قِیْلَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ کے حکیمانہ قول کو صحیح سمجھا جاتا ہے۔ اور اصل مقصد توضیح نقطۂ نگاہ کے پیش ہو جانے سے ہے۔ یہ مقصد اگر حضور کے کسی خادم کی تحریر سے حاصل ہو جائے تو حضور کو اس پر خواہ مخواہ دوبارہ وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر جناب مولوی صاحب اکھاڑہ کی پہلوان کی طرح اس بات کے آرزو مند رہتے ہیں۔ کہ ان کی ہر سطحی سے سطحی بات کا جواب بھی حضور خود دیں۔

اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جناب مولوی صاحب کی کسی ایسی بات کا جواب خود نہ دیں جس کا جواب حضور کے کسی خادم کی طرف سے دیدیا گیا ہو۔ تب بھی کوئی معقولیت پسند محقق حضور کے اس طرز عمل کو قابل اعتراض قرار نہیں دے سکتا۔ مگر موجودہ بحث میں تو یہ مطلقاً نہیں ہوا کہ حضور نے جناب مولوی صاحب کی کسی بات پر خاموشی اختیار کر لی ہو۔ اور اس کا جواب نہ دیا ہو۔ حضور نے یا تو جناب مولوی صاحب کی ہر بات کا جواب خود دے دیا ہے اور یا کسی دوسرے کے جواب پر مہر تصدیق ثبت فرمادی ہے۔ اور اس لحاظ سے کسی دوسرے کا جواب بھی گویا خود حضور ہی کا جواب ہے۔ لیکن جب جناب مولوی صاحب کے پاس ان جوابات کا کوئی جواب نہیں رہا تو آپ نے اب اپنی شکست کو چھپانے کے لئے یہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ کہ "میاں صاحب" میرے مقابلہ پر خاموش ہو گئے ہیں۔ جناب مولوی صاحب ہی فرمائیں۔ کہ یہ وکیلانہ سخن سازی نہیں تو اور کیا ہے؟

مولوی محمد علی صاحب اور بچے

جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ:-

"بچے کیا جانیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کیا تھے۔ انہوں نے کیا فرمایا"۔ یہ الفاظ کہہ کر تو مولوی صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو بھی مات کر دیا۔ وہ بھی جماعت احمدیہ کے نوجوان مناظرین کے مقابلہ میں اکثر یہی الفاظ کہا کرتے ہیں۔ اور یہ در اصل ان کی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے۔ ہمیں اعتراف کرنا چاہئے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب بھی مناظرانہ چالوں کے بڑے ماہر ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور آپ کو معلوم ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب "بچے" کن کو کہتے ہیں؟ انکو جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی روشنی میں جناب مولوی صاحب کے سب اعتراضات کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیئے ہیں۔ اور جن کے دلائل سے عہدہ برآ ہونے کے لئے جناب مولوی صاحب ان فرسودہ مناظرانہ چالوں کو اختیار کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ ایک ان میں سے گریجوایٹ ہے۔ اور عنقریب جناب مولوی صاحب کی طرح انشاء اللہ ایم۔اے بننے والا ہے۔ اور دوسرا بیس برس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ اور ان کی تعلیم و تعلّم میں مصروف ہے۔ کیا جناب مولوی صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں اتنی مشکل ہیں۔ کہ ان کو کوئی عاقل بالغ سمجھ ہی نہیں سکتا؟ غرض جناب مولوی صاحب کے اس طرز کلام پر جتنا غور کیجیئے اس کا کھوکھلا پن کھلتا جائیگا۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات بعینہ اپنی اصلی شکل میں موجود ہیں۔ تو کوئی بعد میں آنے والا ان کی روشنی میں یہ فیصلہ کیوں نہیں کر سکتا۔ کہ حضور کا دعویٰ کیا تھا؟ یہ کہاں کا اصل ہے۔ کہ جو لوگ کسی مدعی کی زندگی کے بعد آئیں وہ اس کے دعویٰ کو سمجھ اور جان نہیں سکتے؟ اگر یہ اصول درست ہے۔ تو جناب مولوی صاحب کو آج چودہ سو برس کے بعد قرآن مجید کی تفسیر یا اسلام کی حقیقت بیان کرنیکا دعویٰ کرنے کا کیسے حق پہنچتا ہے؟

جماعت احمدیہ کے بچے

جناب مولوی صاحب اپنے بچوں کے متعلق تو اپنے تجربہ کی بناء پر یقیناً یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے بالکل بے خبر ہیں۔ مگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بچوں کی نسبت انہیں یہ کہنے کا حق ہرگز نہیں ہے۔ خدا کے فضل سے قادیان کی فضاء احمدیہ بلڈنگس کی فضاء سے بالکل مختلف ہے۔ یہاں کا ہر بچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور اس کے دلائل سے بخوبی واقف ہے۔ اور وہ اس میں قطعاً غلطی نہیں کر سکتا۔ ان کی تربیت ان بوڑھوں کے زیر نگرانی ہوئی ہے۔ جن کو حضرت اقدس ؑ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ اور جن کے سامنے حضور ؑ نے اپنا دعویٰ دنیا کے سامنے پیش کیا اور وہ اس دعویٰ کو لیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اور اس کے بعد بھی آج تک اسے دیار و امصار میں پھیلا رہے ہیں۔

226

چیلنج تفسیر نویسی کے متعلق گوہر افشانی

جناب مولوی صاحب نے اپنے خطبہ کے اخیر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چیلنج تفسیر نویسی پر بھی گوہر افشانی فرمائی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ

"تفسیر نویسی کے معاملہ میں ان کو ٹھوکر لگی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا حالانکہ یہ آپ کو بطور نشان دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بطور اعجاز یہ نشان دیا گیا۔ جو صرف آپ کے ساتھ مخصوص تھا۔"

کیا جناب مولوی صاحب تکلیف فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تحریر سے یہ دکھا سکتے ہیں۔ کہ حضور نے معارف قرآنی کے اعجاز کو خاص اپنی ذات کے ساتھ مخصوص قرار دیا تھا۔ ہماری طرف سے جناب مولوی صاحب کو یہ کھلا چیلنج ہے۔ کہ وہ حضرت اقدس ؑ کی کوئی تحریر پیش کریں۔ جس میں حضور ؑ نے یہ لکھا ہو۔ کہ معارف قرآنی کا اعجاز صرف میری ذات کے ساتھ مخصوص ہے۔ لیکن ہم جناب مولوی صاحب کو بتاتے ہیں۔ کہ جس طرح ہمارے اور بیسیوں مطالبات کا وہ آج تک جواب نہیں دے سکے۔ اسی طرح اس مطالبہ کا جواب بھی وہ ہرگز نہیں دے سکیں گے۔ اور اگر وہ واقعی اس مطالبہ کا جواب نہ دے سکیں۔ تو ان کو کم از کم اتنا تو تسلیم کر لینا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان کے "بچے" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے ان کی نسبت زیادہ واقف ہیں۔ اور انہیں معلوم ہے کہ حضرت اقدس ؑ نے اپنی کتابوں میں کیا فرمایا ہے۔

دراصل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقابلہ میں قرآنی معارف بیان کرنے کے میدان میں جناب مولوی صاحب کو اتنی زبردست شکست ہو چکی ہے۔ جس کی مثال نہیں ملتی۔ اس لئے اب آپ اس کی اہمیت کو کم کرکے دکھانے کے لئے مختلف طریقے سوچتے رہتے ہیں۔ کچھ عرصہ پیشتر آپ یہ فرماتے تھے۔ کہ معارف و نکات قرآنی کا کھلنا کسی کی فضیلت کی دلیل نہیں۔ اور اب اسے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات کے ساتھ مخصوص قرار دے رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید اسے اپنے اپنے ظرف کے مطابق سب مطہرین کا نشان قرار دے رہا ہے۔ جیسا کہ فرمایا لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی تصانیف میں جا بجا تحریر فرمایا ہے۔ کہ مقبولان بارگاہ الٰہی کا یہ نشان ہے۔ کہ انہیں قرآنی معارف سکھائے جاتے ہیں۔ دیکھیں ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۶ و صفحہ ۲۶۱ نیز فیصلہ آسمانی صفحہ ۱۵۔

مصلح موعود کا ایک بہت بڑا نشان

علاوہ ازیں مصلح موعود کے نشانوں میں سے ایک بڑا نشان خدا کی وحی میں یہ ہے۔ کہ "وہ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کیا جائیگا۔" یہاں باطنی علوم سے مراد قرآنی علوم ہی ہو سکتے ہیں۔ پس ضروری تھا۔ کہ یہ نشان مصلح موعود کی ذات میں ایسے واضح رنگ میں پورا ہوتا۔ کہ دنیا اس پر گواہ ٹھہرتی۔ سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزہ کی ظلیت میں یہ نشان عطا فرمایا۔ کہ آپ کے مقابلہ میں کوئی شخص قرآنی معارف بیان کرنے کے میدان میں نہیں نکلتا۔

متنازع آیات کی تفسیر نویسی

ایک طرف تو جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو تفسیر نویسی کے چیلنج میں غلطی پر قرار دیتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف اسکی منظوری کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ مگر یہ منظوری نامنظوری سے بدتر ہے۔ کیونکہ آپ متنازعہ فیہ آیات پر تفسیر نویسی تک اسے محدود کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جناب مولوی صاحب کے اس گریز کے طرز عمل پر ایک صاحب کے مکتوب کے جواب میں فرماتے ہیں:-

"ہر شخص جانتا ہے۔ کہ یہ تقویٰ کے خلاف ہے۔ معارف کا علم غیر اختلافی آیات سے ہوتا ہے۔ آخر ان (یعنی جناب مولوی محمد علی صاحب) کا کیا حرج ہے۔ کہ قرعہ ڈال کر تفسیر نویسی کریں۔ کیا باقی قرآن میں معارف نہیں ہیں؟ اختلافی مسائل میں تو انسان کی رائے قائم ہو چکی ہے۔ اس لئے اس میں تفسیر نویسی کا مقابلہ فضول ہے۔ آپ یہ فرمائیں کہ قرآن کریم کے کسی دوسرے حصہ کی تفسیر مولوی صاحب کو کیوں بُری لگتی ہے۔ اور جب قرعہ کا سوال ہے۔ تو مولوی صاحب یہ امید کیوں نہیں رکھتے۔ کہ شاید انہی کے مطلب کی آیت پر قرعہ نکل آئے۔ میں نے جو چیلنج کیا ہے۔ وہ تو معقول ہے۔ کہ خدا تعالیٰ پر آیتوں کے انتخاب کو چھوڑ دیا جائے۔ جو بھی حصہ نکل آئے۔ اس پر تفسیر لکھی جائے۔ آخر فرمائیے۔ کہ اس میں میری کیا چالاکی ہے۔ اور میں اس سے کیا فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔ اور ان کا کیا نقصان ہے۔ اگر ان کا نقصان نہیں۔ تو چیلنج دینے والے کی بات بہر حال مقدم رہے گی۔ وہ کوئی نئی راہ نکالنا چاہتے ہیں۔ تو اس کا الگ چیلنج دے دیں۔ میرے چیلنج کو بلا کسی معقول دلیل کے کیوں خلط کرتے ہیں۔" (الفضل مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۴۵ء)

جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس مدلل اور معقول بیان کا تو کوئی جواب نہیں دے سکے۔ سارے خطبہ میں ان دلائل کو چھونا کیا ان کی طرف اشارہ تک نہیں کیا۔ اور اس کے باوجود ان کی شکایت یہ ہے۔ کہ "میاں صاحب" میری باتوں کا خود جواب نہیں دیتے۔ بلکہ خاموش ہیں۔ آخر آپ نے اس خطبہ میں کونسی نئی بات کہی ہے۔ جس کا جواب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دیتے۔ حضور کے پیش کردہ معقول دلائل کو بالائے طاق رکھ کر آپ نے پھر وہی بات دُہرائی ہے۔ کہ متنازعہ فیہ آیات پر تفسیر نویسی کا مقابلہ کر لو۔ اور آخر میں بڑی شان سے فرمایا ہے:-

"میں جانتا ہوں۔ کہ وہ ان دو آیات پر تفسیر نویسی کا مقابلہ کرنے سے کیوں گھبراتے ہیں۔ کیونکہ ان پر مقابلہ ہوا۔ تو ان کے دلائل کی قلعی کھل جائے گی۔ اور ان کے مرید بھی کہیں گے۔ کہ میاں صاحب کے عقائد درست نہیں۔ ان میں کجی ہے۔"

صاف نظر آرہا ہے۔ کہ ایک شکست خوردہ شخص کی طرح جو محض اپنی بات رکھنے کے لئے کوئی بہانہ

تلاش کر رہا ہو۔ جناب مولوی صاحب بھی اپنی بات رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اصل مقابلہ کو ٹالنے کے لئے اس طریق سے کام لے رہے ہیں۔ متنازعہ فیہ مسائل پر مناظرہ کا چیلنج تو آپ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز علیحدہ طور پر ایک عرصہ سے دے رہے ہیں۔ مگر آپ کو سامنے آنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ اگر آپ میدان میں آئیں۔ تو دنیا کو معلوم ہو جائے کہ کس کے عقائد درست ہیں۔ اور کس کے عقائد میں کجی ہے۔ لیکن مشکل تو یہی ہے کہ آپ نہ متنازعہ فیہ مسائل پر مناظرہ کی طرف آتے ہیں۔ اور نہ سیدھی طرح تفسیر نویسی کے مقابلہ میں نکلتے ہیں۔ بلکہ ان ان مقابلوں کو خلط ملط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو فیصلہ کا صحیح طریق نہیں ہے۔ مسائل متنازعہ فیہ پر مناظرہ الگ چیز ہے اور تفسیر نویسی کا مقابلہ بالکل الگ۔ ان دونوں مقابلوں میں نکلنے کے لئے آپ کو چیلنج دئے گئے ہیں۔ انہیں منظور کیجئے۔ تا دنیا کو بھی پتہ چلے کہ آپ کے پاس کون سے دلائل ہیں جن سے "میاں صاحب" گھبراتے ہیں۔ کیا وہی دلائل تو نہیں ہیں جن کا عملی نتیجہ یہ ہے کہ آپ کی جماعت روز بروز کم ہو تی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جماعت بفضلہ تعالےٰ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی جا رہی ہے۔

یہ نتیجہ خود ظاہر کر رہا ہے کہ دلائل کس کے زبردست ہیں اور قوت جذب کس کی زیادہ ہے۔

خاکسار۔ علی محمد اجمیری

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہوتے نہ دیکھ کر انکار کر دیتے ہیں۔ یہ صورت حال بالعموم رشتہ و ناطہ کے متعلق درخواستوں کے بارہ میں دیکھی گئی ہے۔ ان حالات میں شعبہ ہذا اگر اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہوتا۔ تو اس کی ذمہ داری ضرورت سے زیادہ ان توقعات پر ہے جن کے پورا نہ کرنے میں وہ معذور ہے۔ نظارت کے پاس قابل شادی بیوگان کے متعلق بہت کم معلومات ہیں۔ کیونکہ لوگ بیوگان کے متعلق اطلاع نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مسلمانوں کو بحیثیت جماعت مخاطب کر کے فرماتا ہے انکحوا الایامیٰ یعنی بیوگان کا نکاح کرو۔ بہت سی بیوگان قابل شادی ہیں وہ محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالتی ہیں یا صدقات پر گزارہ کرتی ہیں۔ مگر نکاح ثانی کے حکم سے فائدہ نہیں اٹھاتیں۔ حالانکہ اس حکم کی تعمیل میں نہ صرف ان کی اپنی اصلاح معیشت ہی نہیں بلکہ ملی و قومی مفاد بھی وابستہ ہیں احباب کا فرض ہے کہ وہ خود اس حکم پر عمل پیرا ہوں۔ اور اپنے ہمسایوں کو عمل پیرا بنائیں۔ اسلام احکام الٰہی کی کامل فرمانبرداری کا نام ہے۔ ہم اسلام کے مفہوم سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ تاوقتیکہ چھوٹے سے چھوٹے حکم پر عمل نہ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں فرماتے ہیں:-

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا الخیر کلہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں۔ جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۴ مطبوعہ ۱۹۰۲ء دسمبر بار ہفتم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پُر اثر نصیحت کے بعد کچھ ضرورت نہیں کہ احباب کو مزید تحریک کی جائے کہ احکام الٰہی کا احترام اور اس پر عمل پیرا ہونا ان معاملات میں بھی ازبس ضروری اور مفید ہے جن کا تعلق رشتہ وناطہ کے ساتھ ہے۔

سید محمد اشرف انچارج شعبہ رشتہ وناطہ قادیان

بہبودیٔ زمینداران سے فنڈ تعلیمی وظائف

پچیس روپے سالانہ تک معاملہ ادا کرنے والے زمینداروں کے بچوں کے لئے

(۱) امسال ڈائرکٹر صاحب بہادر محکمہ تعلیم کی ہدایت کے مطابق طلبہ جماعتہائے ششم و ہفتم و ہشتم و نہم کو۔ اور طالبات جماعت ہفتم و ہشتم و نہم کو کوئی وظیفہ نہیں ملیگا۔ البتہ پنجم و نہم کے لڑکوں اور ششم و نہم کی لڑکیوں کو وظائف دیئے جائینگے (۲) امسال عنقریب ہر ضلع میں انتخاب کے لئے امتحان ہوگا جسکی تاریخ ضلع کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب مقرر کریں گے۔ لہذا جماعتہائے پنجم و نہم کے لڑکوں اور ششم و نہم کی لڑکیوں کو امتحان کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اور اپنے اپنے ضلع کی تاریخ امتحان معلوم کر کے اس میں شریک ہونا چاہیئے (۳) امتحان صرف تین مضامین میں ہوگا انگریزی۔ ریاضی اور ایک دیسی زبان۔ صرف ایک ایک پرچہ ہوگا (۴) امسال سیکنڈ و فورتھ ایر کے طلباء کے کالج کو بھی وظائف نہیں ملیں گے۔ (۵) آئندہ سال یعنی ۴۶ء سے جو لڑکے اور لڑکیاں ان وظائف کو حاصل کرنا چاہیں انکے لئے لازم ہے (الف) چہارم کے لڑکے امتحان وظیفہ میں شامل ہوں اور ششم کے ورنیکلر فائنل میں کریں۔ پنجم کی لڑکیاں اپنے امتحان وظیفہ میں شامل ہوں اور ششم کی مڈل سٹینڈرڈ دیں۔

(۶) بہبودیٔ زمینداران فنڈ کے وظائف میں شرط یہ ہے کہ طالب علم کے والد کا سالانہ معاملہ زمین پچیس روپے سے زیادہ نہ ہو۔

فضل احمد امیر جماعت سرگودھا۔

رشتہ وناطہ کی مشکلات کا حل

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:- ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ملفوظات حصہ اول صفحہ ۳۵ پر اس آیت شریف کی تشریح کیا ہی خوب فرماتے ہیں۔ "مکرم معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے۔ جو متقی ہے یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض پہچان اور عزت کے لئے یہ ذاتیں بنائیں۔ اور آجکل تو صرف چار پشتوں کا حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ اللہ تعالےٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ میرے نزدیک ذات کوئی سند نہیں حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے"

حضور انور کے یہ الفاظ سنہری حروف میں لکھ کر چوکٹھے میں لگا کر ہر احمدی کے گھر میں آویزاں ہونے چاہئیں۔ سجاوٹ کے لئے نہیں۔ بلکہ عمل کے لئے۔

(۱) آپ دفتر امور عامہ کے شعبہ رشتہ و ناطہ کی مشکلات ملاحظہ فرمائیں۔ وہاں تقریباً ہر درخواست کرنے والا۔ اعلیٰ قوم میں رشتہ کرنے کا خواہاں ہے۔ خواہ وہ خود کسی قوم سے ہو رشتہ کرنے میں بہت ہی ضروری بات جو مدنظر رکھنی چاہیئے۔ وہ یہی ہے کہ متقی اور نیک رشتہ میسر آئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے علیک بذات الدین تربت یداک دیندار اور نیک رشتہ تلاش کرو۔ مگر لوگ بیاسے پاس دیکھتے ہیں۔ مکان اور جائیداد دیکھتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ نماز پڑھتا ہے یا کہ نہیں۔ چندوں میں حصہ لیتا ہے یا نہیں متقی اور نیک ہے یا نہیں۔ یہ بات جماعت کو خاص طور پر ذہن نشین کرنی چاہیئے۔ خصوصاً وہ لوگ جو اعلیٰ خاندان تلاش کرتے کرتے اپنی معصوم بچیوں کی عمریں خراب کر لیتے ہیں۔

(۲) شعبہ رشتہ وناطہ میں جب دوست کسی رشتہ کے لئے درخواست بھیجتے ہیں۔ تو مطلوبہ رشتہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے شعبہ ہذا کی طرف سے فارم بھیجکر لکھا جاتا ہے کہ اسے پُر کر کے بھیجا جائے۔ بسا اوقات یاددہانیوں کے باوجود بعض دوستوں کی طرف سے جواب نہیں آتے۔ اور پھر یکدم ان کی طرف سے شکایت آ جاتی ہے۔ کہ نظارت نے اس کے لئے کچھ نہیں کیا۔ بلکہ بعض وقت رشتے بھی تجویز کئے جاتے ہیں۔ اور کڑی شرطوں میں سے ایک آدھ شرط پورا

227

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایک کمپونڈر کی ضرورت

نور ہسپتال میں ایک کمپونڈر کی فوری ضرورت ہے جو کہ خاص کر اپریشن روم کے کام کے متعلق trained ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جائیگی (انچارج نور ہسپتال قادیان)

محررین کی ضرورت

دفتر محاسب میں دو انٹرنس پاس اچھی صحت رکھنے والے احمدی نوجوان محرروں کی ضرورت ہے۔ ٹائپ جاننے والے۔ خوشنویس اور حساب میں ہوشیار اُمیدواران کو ترجیح دیجائیگی۔ تنخواہ -/25 روپے ماہوار دی جائے گی۔ اور جنگ الاؤنس اس کے علاوہ ہوگا۔ خواہشمند احباب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مقامی عہدہ داروں کی سفارشات کے ساتھ اپنی اپنی درخواستیں جلد بھجوادیں۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ

وصیتیں

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۸۹۸۲ منکہ عنایت اللہ خان ولد چوہدری محمد بخش صاحب قوم جٹ گورایہ پیشہ زمینداری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ننگہ ماڈل ٹاؤن بدوملی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں صرف سالانہ آمدنی برگزارہ ہے جو مبلغ -/۲۵۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز -/۲۵۰۰ روپیہ ذاتی امانت تحریک جدید قادیان میں جمع ہے۔ اور اراضی آٹھ کنال چاہی میرے گاؤں مذکور میں واقع ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں العبد عنایت اللہ خان حال چک ع ۲۹۔ گواہ شد۔ محمد اکرم چک ع ۲۹ گواہ شد۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۹۸۴ منکہ عبد الغفار ولد شہوال صاحب قوم افغان پیشہ کاشتکاری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۲۶ء ساکن نہر صاحبزادہ خوست ڈاک خانہ سرائے نورنگ ضلع بنوں صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۹/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے صرف کچھ مال مویشی ہے۔ اور کچھ نقدی۔ اور کچھ قرضہ جو میں نے لوگوں سے لینا ہے جس کی مجموعی تعداد اور قیمت ڈیڑھ ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری اوسط آمدنی ماہوار بذریعہ تجارت -/۲۰ روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں حصہ آمد ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا میرے مرنے کے بعد جو بھی جائیداد ثابت ہو یعنی مندرجہ بالا ڈیڑھ ہزار یا اس کے علاوہ غرضیکہ میرے تمام ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبد الغفار احمدی نشان انگوٹھا گواہ شد۔ صاحبزادہ محمد طیب امیر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ۔ گواہ شد رشید گل احمدی نشان انگوٹھا۔

بغیر خریداری کے

دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپکے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ (مینجر)

سرور زندگی

ہاضمہ کی خرابیاں نظام معدہ بگڑ کر ... جسمانی اعصابی کمزوری کے باعث نیند ... Digesolene ہی ایک مقوی ... ٹانک ہے جو تمام ... کمزوریوں کو رفع کرکے جسم میں طاقت پیدا کرتی اور گہری نیند لاتی ہے۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ محصول بذمہ خریدار

کنول اینڈ کمپنی۔ بٹالہ (پنجاب)

دوائے طحال

جو بڑھی ہوئی تلی کو چند دنوں میں اپنی اصلی حالت میں کر دیتی ہے اور لطف یہ کہ اس سے دست کبھی نہیں آتے۔

قیمت دو روپے علاوہ محصولڈاک

مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

قادیان اور اس کے گردو نواح میں زمین خریدنے والوں کے لئے ایک ضروری اعلان

بعض احباب قادیان میں ہمارے دخیلکاروں کے ساتھ ان کی زیر قبضہ زمین کے متعلق بیع و رہن وغیرہ کی گفتگو شروع کر دیتے ہیں ایسے جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ دخیلکاران اپنی زیر قبضہ زمین کے مالک نہیں ہیں بلکہ محض مزارعان موروثی ہیں جنہیں اپنی زمین رہن رکھنے یا بیع کرنے یا زراعت کے سوا کسی اور استعمال میں لانے کا حق حاصل نہیں ہے۔ پس آئندہ کوئی صاحب ہمارے دخیلکاروں کے ساتھ بیع و رہن وغیرہ کی گفتگو کرکے اپنا نقصان نہ کریں۔ باقی رہا یہ امر کہ مالکان اراضی کی اجازت کے ساتھ اراضی دخیلکاری حاصل کی جائے۔ سو گو قانوناً ایسا ہونا ممکن ہے۔ لیکن چونکہ اس سے مالکان کے حقوق پر وسیع اثر پڑتا ہے۔ اور کئی قسم کی مشکلات اور ناگوار حالات کے پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس قسم کی اجازت نہیں دیجائیگی۔ لہذا احباب کو چاہیئے کہ ایسی اجازت حاصل کرنے کے درپے نہ ہوں۔

علاوہ ازیں قادیان کے گردونواح میں تین گاؤں ایسے ہیں جہاں کے باشندگان اپنی اراضیات کے کامل مالک نہیں ہیں بلکہ صرف مالک ادنیٰ ہیں اور ملکیت اعلیٰ کے حقوق ہمارے خاندان کو حاصل ہیں۔ یہ دیہات ننگل باغباناں۔ بھینی بانگر اور کھارا ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ ان دیہات میں کوئی سودا مالکان اعلیٰ کی پیشگی اور تحریری اجازت حاصل کرنے کے بغیر نہ کریں۔ یہ پابندی ان دیہات کے قدیم اور اصل باشندگان کے سوا باقی سب احباب پر عائد ہوگی۔ خواہ وہ اس سے قبل ان دیہات میں کوئی اراضی حاصل کر چکے ہوں یا آئندہ کرنا چاہیں۔

خلاصہ یہ کہ قادیان کی اراضی دخیلکاری کی خرید و رہن وغیرہ ہر رنگ میں منع ہے اور کسی صورت میں بھی اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اور جو شخص ایسا سودا کرے گا۔ وہ اپنے نقصان کا خود ذمہ دار ہوگا۔ اور ننگل اور بھینی اور کھارا کی اراضیات ملکیت ادنیٰ کے لئے مالکان اعلیٰ کی پیشگی اور تحریری اجازت ضروری ہے جس کے بغیر ہر سودا ناجائز سمجھا جائے گا اور قابل منسوخی ہوگا۔ چاہیئے کہ اس واضح اعلان کے بعد کوئی صاحب اس اعلان کے خلاف قدم اٹھا کر اپنے نقصان ... کی پریشانی کا باعث نہیں بنیں گے۔ فقط والسلام خاکسار

مرزا بشیر احمد ایم۔ اے قادیان

مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۵ء

ہر احمدی کی زبردست خواہش ہے

ہر احمدی کی زبردست خواہش ہے کہ اسے حضرت المصلح الموعود امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع۔ حضرت ایدہ اللہ کے ملفوظات۔ خطبات۔ ارشادات اور تازہ رویا و کشوف و الہامات بلاناغہ پہنچتے رہیں۔ اس لئے بھی ضروری ہے کہ جن خریداران "الفضل" کے نام وی پی بھیجے جا رہے ہیں۔ وہ انہیں وصول فرمائیں۔ ورنہ اخبار بند ہو جائے گا۔ اور وہ اس روحانی فائدے سے محروم ہو جائیں گے۔ دفتر کو جو مالی نقصان ہوگا وہ اس کے علاوہ ہے۔

(مینجر)

فوری ضرورت

ایک معتمد آدمی جو کم از کم میٹرک پاس ہوں اور انگریزی یا اردو میں خط و کتابت اور ڈرافٹ کر سکتے ہوں۔ پنجابی اگر جانتے ہوں تو بہتر ہے۔ کیلئے کمپنی میں دفتر کا کام کرنے کے لئے فوری ضرورت ہے۔ میٹرک سے زیادہ تعلیم والے کو ترجیح دیجائیگی۔ انگریزی میں خط و کتابت اور ڈرافٹ کر سکتے ہوں ... جلد سے جلد میرے نام آنی چاہئیں۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دیجائیگی۔ خاکسار ڈاکٹر میرزا ... نور احمد

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی اور خاص کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہونا ہے۔ تجربہ کرکے دیکھیں گولیاں عجیب مجرب ثابت ہوتی ہیں۔ قیمت ایک صد گولیاں دس روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

احمد آباد۔ یکم نومبر۔ ریلوے ملازموں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں ریلوے بورڈ کے اس فیصلہ کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ کہ ۲ لاکھ ۶۲ ہزار ریلوے، ملازموں کو سبکدوش کر دیا جائے۔

جھانسی یکم نومبر۔ آل انڈیا ریلوے مین فیڈریشن کی ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر مسٹر شنکر سنگھم نے جھانسی ڈویژن ریلوے کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے یہ دھمکی دی۔ کہ اگر ریلوے کے ایک بھی ملازم کی تخفیف کی گئی۔ تو ملک میں پشاور سے لیکر امیشورم تک ریلوے کا تمام سلسلہ مفلوج ہو جائیگا۔ ایک ریزولیوشن میں ریلوے فیڈریشن کے اس فیصلہ کی حمایت کی گئی۔ کہ اگر حکومت نے تخفیف شروع کی۔ تو سٹرائیک کر دی جائیگی۔

لاہور یکم نومبر۔ آج انڈین نیشنل آرمی کے ۸۰ سپاہیوں کا ایک جتھا ایبٹ آباد سے رہا ہو کر لاہور پہنچا۔ کئی کانگرسی اصحاب نے ان کا اسٹیشن پر استقبال کیا۔ ان میں زیادہ تر پنجابی تھے۔ اور بہت سے ریاستوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

لاہور یکم نومبر۔ چونکہ ۵ نومبر کو آزاد ہند فوج کے خلاف مقدمہ کی پہلی پیشی ہوگی۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ امسال لاہور میں دیوالی کی تقریب میں چراغاں نہ کیا جائے۔ طلباء بھی اس روز کالجوں سے غیر حاضر رہیں گے۔

ماسکو یکم نومبر۔ روسیوں کا خیال ہے۔ کہ جاپان کو شکست ایٹم بم سے نہیں بلکہ جنگ میں روسی فوج کی شرکت کے باعث ہوئی۔ روسی ایٹم بم کو ایک طاقتور حربہ سمجھتے ہیں۔ فیصلہ کن نہیں مانتے۔ امریکہ کے ان لوگوں پر جو ایٹم بم کے بل پر دوسری اقوام سے اپنا فیصلہ منوانا چاہتے ہیں۔ یہاں کڑی نکتہ چینی کی جا رہی ہے۔ روسیوں کے نزدیک ایٹم بم کا یہ پروپیگنڈا بڑے ڈنڈے کی وقتی تعبیر ہے۔

لاہور یکم نومبر۔ سونا ۸۷/۴ روپے۔ چاندی ۱۳۲/۸ روپے۔ پونڈ ۵۳/- روپے۔

امرتسر یکم نومبر۔ سونا ۸۱/-/- روپے چاندی ۱۳۲/۸/- روپے۔ پونڈ ۵۳/-/- روپے۔

بٹاویا یکم نومبر۔ سنٹرل جاوا میں رائل ایر فورس کے تھنڈر بولٹ بمباروں نے آج انڈونیشین انتہا پسندوں پر جو گذشتہ دو دن سے گورکھوں سے لڑ رہے تھے۔ زبردست بمباری کی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حملہ بہت کامیاب رہا۔ اور شہر کے بیشتر حصہ پر پھر سے اتحادیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔

رنگون یکم نومبر۔ اینٹی فیسسٹ لیگ جس کو برما پر برطانوی قبضہ ہو جانے کے بعد قائم کیا گیا تھا۔ برما میں سیلف گورنمنٹ کے حصول کے لئے مختلف سیاسی پارٹیوں کو ملا کر مسٹر آنگ سان کی سرکردگی میں وطنی محاذ تیار کرنے میں مصروف ہے۔ گورنر برما نے اپنی تقریر میں اس امر پر زور دیا ہے۔ کہ جب تک برما میں حالات پرسکون نہ ہوں۔ انتخابات نہیں ہو سکتے۔ اور انتخابات نہ ہونے سے ملک کی آئینی ترقی رک جائے گی۔

طہران یکم نومبر۔ برطانوی سفارت خانہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ایران کے تیل کے چشموں کو ایرانی فوجوں کی حفاظت میں دے دینے کے سوال پر بحث شروع ہو چکی ہے۔ نومبر کے آخر تک بہت تھوڑی برطانوی فوج ایران میں رہ جائیگی۔

لنڈن یکم نومبر۔ قانون طلاق ہند کی ہاؤس آف لارڈز میں تیسری خواندگی بھی پاس ہو گئی۔ اور شاہی منظوری بھی حاصل ہو گئی۔ اس قانون کی رو سے بمبئی ہائی کورٹ نے شادی فسخ کرنے کے لئے جو طریق کار اختیار کیا تھا۔ اس کی تصدیق ہو گئی ہے۔

لنڈن یکم نومبر۔ دار العوام میں وزیر جنگ مسٹر لاسن نے بتایا۔ کہ جاوا کے اتحادی کمانڈر نے انڈونیشیا کے قوم پرستوں کو جو الٹی میٹم دیا ہے۔ اسے برطانی حکومت کی مکمل تائید حاصل ہے۔

نئی دہلی یکم نومبر۔ اکتوبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۲۵ ہزار ٹن گندم ہندوستان پہنچی۔

لنڈن یکم نومبر۔ لبرل اخبار نیوز کرانیکل رقمطراز ہے۔ کہ مسٹر ونسٹن چرچل کے متعلق یہ افواہیں زور پکڑ رہی ہیں۔ کہ وہ سیاسیات سے ریٹائر ہو رہے ہیں۔ تاکہ اپنی آپ بیتی مکمل کر سکیں۔ پارلیمان سے ریٹائر ہو کر آپ دار الامراء میں چلے جائینگے۔

واشنگٹن یکم نومبر۔ جاپان سے تاوان وصول کرنے کے سلسلے میں اتحادیوں نے جو کمیشن مقرر کیا ہے۔ اس کے امریکن مندوب مسٹر اڈون پالے نے گذشتہ شب بیان کیا۔ کہ شاہ جاپان ہیروہیٹو کی ذاتی جائیداد جس کی مالیت کا اندازہ دس کروڑ ساٹھ لاکھ اکتالیس ہزار (چالیس کروڑ روپیہ ہندیہ) لگایا گیا ہے۔ اس جاپانی جائیداد کا جزو متصور ہوگی۔

واشنگٹن ۳۱ر اکتوبر۔ رئیس ٹرومین نے آج اعلان کیا۔ کہ جن اصول پر جرمنی میں اتحادیوں کی سول گورنمنٹ قائم ہونے والی ہے۔ انہی اصول پر جاپان میں بھی کی جائے گی۔ جرمنی کی اتحادی حکومت کا نقشہ تیار ہو رہا ہے۔

لاہور یکم نومبر۔ میڈیکل کالج علی گڑھ کے لئے ۲۵ لاکھ کے قریب رقم فراہم ہو چکی ہے۔ جس میں اس وقت تک ایک لاکھ کے لگ بھگ چندہ پنجاب سے حاصل ہوا ہے۔

بٹاویہ ۲ر نومبر۔ ۴۹ ہندوستانی ڈویژن کے کمانڈر جنرل ملابی جنہیں انڈونیشیوں نے قتل کیا ہے۔ کی لاش کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ گورکھا فوجیں ان فسادات کو دور کرنے میں مصروف ہیں۔ انہیں کھانے پینے کی چیزیں اور گولہ بارود برابر پہنچ رہا ہے۔

یروشلم ۲ر نومبر۔ فلسطین میں پھر فسادات کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ یہودی فسادیوں نے کئی جگہ سے ریلوے لائن توڑ دی۔ اور متعدد پارسل ڈاکخانوں میں ایسے بھیجے جن میں مقررہ وقت پر پھٹنے والے بم تھے۔ فلسطین میں کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے۔

نیٹ بہرا پن

کم سننے۔ شک سے سننے۔ آوازیں ہونے۔ درد زخم۔ ناسور۔ پھنسی۔ ورم کان بہنے اور کان کی تمام بیماریوں کی صفحہ دنیا پر بے نظیر باکمال دوا۔

روغن کرامات

فی شیشی دو روپیہ۔ تین شیشی پر محصولڈاک معاف

ہمادری سرمہ

ضعف بصارت پر جادو اثر شے ہے۔ محافظ چشم ہے۔ ہمیشہ استعمال کے قابل ہے۔ فی ماشہ آٹھ آنہ

اپنا پورا حال پتہ صاف لکھیں۔ پتہ:۔

بہرا پن کی دوا

بلب اینڈ سنز (رجسٹرڈ) پیلی بھیت یو پی

فوجی احباب کیلئے ضروری اطلاع

جو لوگ فوجی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ ان کے لئے گورنمنٹ نے اجازت دے دی ہے۔ کہ وہ الیکشن میں ووٹ دے سکتے ہیں۔ اور اس کے لئے اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر کو درخواست دینی ہوگی۔ جس کا وہ باشندہ ہے۔ یا جس میں وہ عام طور پر رہائش رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس وقت جنگی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ تو اس کی درخواست کمانڈنگ افسر کی تصدیق کے ساتھ بذریعہ ڈاک بھیجی جانی چاہیئے۔ یا اگر فوجی ملازمت میں نہیں۔ تو وہ خود یا بذریعہ مختار ایڈووکیٹ پیش کر سکتا ہے۔ فوجی کے لئے اس کی درخواست پر کوئی کورٹ فیس لگانے کی ضرورت نہیں۔ یہ درخواستیں ۲۰ر نومبر سے پہلے ڈپٹی کمشنر ضلع کو پہنچ جانی چاہئیں۔ بہتر یہ ہوگا۔ کہ رجسٹرڈ کر کے بھجوائی جائیں۔ جو فوجی خدمت سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ وہ بھی اپنی درخواست بھیج سکتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنی درخواست پر کسی کمشنڈ فوجی افسر آنریری مجسٹریٹ ذیلدار یا نمبردار کی تصدیق کرائیں۔ تمام درخواستیں مجوزہ فارم پر ہونی چاہئیں۔ جو دوست قادیان یا تحصیل بٹالہ کے دیہات کے رہنے والے ہیں۔ انہیں اپنی درخواستیں ڈپٹی کمشنر گورداسپور کو بھجوانی چاہئیں

(ناظر امور عامہ)

بٹاویہ ۲ر نومبر۔ کل ڈچ افسروں اور انڈونیشن لیڈروں کے درمیان ڈھائی گھنٹہ تک برطانوی کمانڈر کے ہیڈ کوارٹر میں صلح کی گفتگو ہوتی رہی۔

پیرس ۲ر نومبر۔ ۹ر نومبر کو تمام اتحادی ملکوں کی ایک کانفرنس پیرس میں ہونے والی ہے۔ جس میں جرمنی سے اتحادی ملکوں کے لئے تاوان جنگ وصول کرنے کے متعلق تجاویز سوچی جائینگی۔ ہندوستانی نمائندہ بھی اس میں شامل ہو رہا ہے۔ یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ ہندوستان جرمنی سے کارخانوں کی مشینیں طلب کریگا۔

رنگون ۲ر نومبر۔ گورنر برما نے ۱۰ ممبروں کی ایک ایگزیکٹو کونسل بنائی ہے۔ جس میں ۸ برمی اور دو برطانوی ممبر ہیں۔ مخالف فسطائی پارٹی کا مطالبہ تسلیم نہیں کیا گیا۔

ٹوکیو ۲ر نومبر۔ جنگ کے دوران میں جاپان کی ۲۵ لاکھ عمارتیں تباہ ہوئیں۔ یا انہیں شدید نقصان پہنچا۔